لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ خدیجہ جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

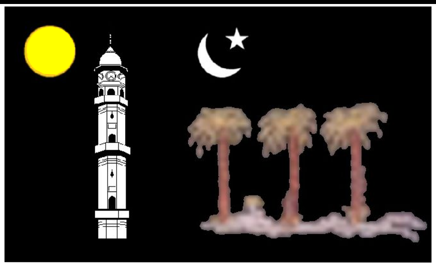

جلد نمبر 18 — ماہ نبوت،1395 ہجری شمسی، بمطابق نومبر 2016ء — شمارہ نمبر:5

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی: محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ صابرہ احمد صاحبہ، محترمہ درثمین احمد صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ

القرآن الحکیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ فِى الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ وَيَصُدَّكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ‌ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّنۡتَهُوۡنَ ۝ (سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَة: 91-92)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جُوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کردے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم باز آجانے والے ہو؟ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حُسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

(ترمذی کتاب الزھد، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 649 ایڈیشن 2003)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مضرِ صحت چیزیں مضرِ ایمان ہیں:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ’’حدیث میں آیا ہے۔ وَمِنۡ حُسۡنِ الۡاِسۡلَامِ تَرۡكُ مَا لَا يَعۡنِيۡهِ یعنی اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جاوے۔ اسی طرح پر یہ پان۔ حقہ۔ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی ہی چیزیں ہیں۔ بڑی سادگی یہ ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اگر کوئی اور بھی نقصان اُن کا بفرضِ محال نہ ہو، تو بھی اس سے ابتلا آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جاوے تو روٹی تو ملے گی لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیا نہیں دی جاوے گی۔ یا اگر قید نہ ہو کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔ عمدہ صحت کو کسی بے ہودہ سہارے سے کبھی ضائع کرنا نہیں چاہیے۔ شریعت نے خوب فیصلہ کیا ہے کہ ان مضرِ صحت چیزوں کو مضرِ ایمان قرار دیا ہے اور ان سب کی سردار شراب ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ نشوں اور تقویٰ میں عداوت ہے۔ افیون کا نقصان بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ طبّی طور پر یہ شراب سے بھی بڑھ کر ہے اور جس قدر قویٰ لے کر انسان آیا ہے ان کو ضائع کر دیتی ہے۔‘‘ (بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ 219 ایڈیشن 2003ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ’’... پھر آج کل کی لغویات میں سے ایک چیز سگریٹ وغیرہ بھی ہیں...نوجوانوں میں اس کی عادت پڑتی ہے اور پھر تمام زندگی یہ جان نہیں چھوڑتی سوائے ان کے جن کی قوت ارادی مضبوط ہو۔ اور پھر سگریٹ کی وجہ سے بعض لوگوں کو اور نشوں کی عادت بھی پڑ جاتی ہے۔...تو وہ لوگ جو اس لغو عادت میں مبتلا ہیں کوشش کریں کہ اس سے جان چھڑائیں۔ اور والدین خاص طور پر بچوں پر نظر رکھیں کیونکہ آج کل بچوں کو نشوں کی باقاعدہ پلاننگ کے ذریعے عادت بھی ڈالی جاتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ ہوجاتا ہے کہ بیچارے بچوں کے برے حال ہوجاتے ہیں۔ آپ یہاں بھی دیکھیں کس قدر لوگ ان نشوں کی وجہ سے اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ان ملکوں میں جن میں آپ رہ رہے ہیں، آپ دیکھیں گے سگریٹ پینے کی وجہ سے حشیش یا دوسرے نشوں میں مبتلا ہوگئی اور اپنے کاموں سے بھی گئے، اپنی ملازمتوں سے بھی گئے، اپنی نوکریوں سے بھی گئے، اپنے کاروباروں سے بھی گئے، اپنے گھروں سے بھی بے گھر ہوئے اور زندگیاں برباد ہوئیں۔ بیوی بچوں کو بھی مشکل میں ڈالا۔ خود پارکوں، فٹ پاتھوں یا پُلیوں کے نیچے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ گندے غلیظ حالت میں ہوتے ہیں۔ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہوتے ہیں۔ ڈسٹ بنوں (Dust Bins) سے گلی سڑی چیزیں چن چن کے کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب اس لغو عادت کی وجہ سے ہی ہے۔ اس لئے کسی بھی لغو چیز کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں پھر بڑی بن جایا کرتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 ستمبر 2004ء صفحہ:8)

دعا کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 7/دسمبر 1902ء کو نماز ظہر کے وقت مسجد میں اپنی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جس کے دوران یہ دعا القا ہوئی۔

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی ۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔... اور نماز مغرب کے بعد یہ تحریک فرمائی کہ اس دعا کو نماز میں بھی پڑھ لیا جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 568,567 ایڈیشن 2003ء)

...10/دسمبر کو مغرب اور عشاء کے درمیان حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے پوچھنے پر کہ کیا اس دعا کو جمع متکلم کے صیغہ میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ فرمایا ’’کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 572 ایڈیشن 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 4/اکتوبر 1968ء کو اس دعا کے پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے نتیجے میں اپنے 30/مئی 1986ء کے خطبہ جمعہ میں کثرت سے یہ دعا پڑھنے کی تحریک فرمائی۔ (ماہنامہ خالد دسمبر 2008ء صفحہ 17)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنی ایک رؤیا کے نتیجے میں اس دعا کی تحریک فرمائی۔ (ماہنامہ خالد دسمبر 2008ء صفحہ 17)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 3/اکتوبر 2008ء میں فرماتے ہیں:۔ ’’میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، چند دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ دشمن کا کوئی منصوبہ ہے، تو میں اس کو حملے سے پہلے ہی بھانپ لیتا ہوں اور اس وقت میں یہ دعا پڑھ رہا ہوں کہ:

رَبِّ كُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِی

اور پڑھتے پڑھتے مجھے خیال آتا ہے کہ اپنے سے زیادہ مجھے جماعت کے لئے دعا پڑھنی چاہئے تو اس میں جماعت کو بھی شامل کروں۔ تو اس حوالے سے میں آپ کو بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت بھی اپنی دعاؤں میں اس دعا کو بھی ضرور شامل کریں، اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر ایک کو بچائے اور جماعت کی حفاظت فرمائے۔‘‘

(ماہنامہ خالد دسمبر 2008ء صفحہ 13 بحوالہ روزنامہ الفضل 6/اکتوبر 2008ء)

صبر بڑا جوہر ہے

مکرمہ صابرہ احمد صاحبہ۔Augsburg

سورۃ القصص کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِکَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَاصَبَرُوْاوَیَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَۃِالسَّیِّئَۃَ وَمِمَّارَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ .
(سورۃ القصص آیت 55)

ترجمہ:''یہی وہ لوگ ہیں جو دو مرتبہ اپنا اجر دیئے جائیں گے بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ برائی کو دور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں عطا کرتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''
(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جو صبر کرتے ہیں اور برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتے ہیں اور مالی قربانی کرتے ہیں۔ان دونوں کا اجر دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر واستقامت

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تُو بھی صبر کر۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا۔اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے۔اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں۔

(الحکم جلد 8 نمبر 32 صفحہ 1 تا 5 مورخہ/ 24 ستمبر 1904ء)

لیکن اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا۔کیونکہ سب سے اوّل تو اپنی ہی قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف ہوگئی اور ایذا رسانی کے درپئے ہوئی اور پھر عیسائی بھی دشمن ہو گئے جب اُن کو سنایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صرف ایک خدا کے بندے اور رسول تھے تو اُن کو آگ لگ گئی کیونکہ وہ تو اُن کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر حقیقت کھول دی... جب انہوں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے مصنوعی خدا کو انسان بنا دیا تو وہ دشمنِ جان بن گئے اور اسی طرح پر یہودیوں میں بہت سی مشرکانہ رسُومات پیدا ہو گئی تھیں اور وہ حضرت مسیح کا بالکل انکار کرتے تھے جب اُن کو متنبہ کیا گیا تو وہ بھی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 153/ایڈیشن 2003ء)

صبر کس طرح حاصل ہوتا ہے

...جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیا داروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا قرآن شریف میں اسی طرف اشارہ ہے۔ وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی (الحج:3) تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ایسے موقعہ پر بجُز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجُز تقویٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو جب تک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے جس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں۔اس میں مصیبت کی برداشت نہیں۔

(ملفوظات جلد 5/صفحہ 414/ایڈیشن 2003ء)

صبر کے فوائد اور انتقام کے نقائص

فرمایا کہ:۔صبر کرو کہ یہ وقت صبر کا ہے۔ جو صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اُسے بڑھاتا ہے۔انتقام کی مثال شراب کی طرح ہے کہ جب تھوڑی تھوڑی پینے لگتا ہے تو بڑھتی جاتی ہے حتّٰی کہ پھر وہ اُسے چھوڑ نہیں سکتا اور حد سے بڑھتا ہے۔اس طرح انتقام لیتے لیتے انسان ظلم کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3/صفحہ 354/ایڈیشن 2003ء)

☆......☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سہ روزہ سیمینار برائے نومبایعات

نیشنل شعبہ تربیت برائے نومبایعات کے زیر اہتمام **مؤرخہ یکم تا 3/اپریل 2016ء بمقام محمود مسجد Kassel** میں تین روزہ سیمینار کا کامیاب انعقاد کیا گیا جس میں جرمنی بھر سے 42/نومبایعات بہنوں نے شرکت کر کے خوشی کا اظہار کیا۔اس سال سیمینار کا موضوع''**نماز**''تھا۔

مؤرخہ یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ برائے نومبایعات نے بہنوں کو خوش آمدید کہا اور سیمینار کے انعقاد کے مقاصد اور اس سے مستفیض ہونے کیلئے احادیث نبوی ﷺ پڑھ کر سُنائیں۔ نیز نو مبایعات بہنوں کو ایک دوسرے سے تعلق بڑھانے اور دکھ سکھ میں شامل ہونے کی تلقین کی گئی کہ اس سے ایک دوسرے کیلئے دُعاؤں کا موقع ملتا ہے۔ بعد ازاں بہنوں نے مل کر بہت شوق سے نظمیں پڑھیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد پہلے دن کا اختتام ہوا۔

دوسرے روز مؤرخہ 2/ اپریل بروز ہفتہ تلاوت قرآن کریم، حدیث نبوی اور قصیدہ سے کاروائی کا آغاز ہوا۔نیشنل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ برائے نومبایعات نے بہنوں سے خطاب کیا اور اس موقع پر خصوصی طور پر نیشنل صدر صاحبہ کا بھجوایا گیا خط پڑھ کر سُنایا۔بعد ازاں شعبہ صحت جسمانی کے تحت نماز کے جسمانی و روحانی فوائد کے بارہ میں بتایا گیا اور صحت مند غذا اور یوگا کے متعلق مشورہ جات دیئے گئے۔
وقفہ کے بعد مکرم ومحترم انصر بلال چٹھہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز کے موضوع پر بہنوں سے خطاب کیا اور اُن کے سوالات کے جوابات دیئے۔
نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد نیشنل سیکرٹری صاحبہ تبلیغ نے تقریر کی جس میں اس معاشرے میں رہتے ہوئے ہم پر عائد ہونے والی ذمہ داریاں بتائی گئیں جن کا ذکر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے National Peace Symposium کے دوران کیا تھا۔اس کے بعد تبلیغ کے حوالہ سے سوال و جواب کئے گئے جس سے بہنوں کو تبلیغ کرنے کے بارے میں بہت معلومات ملیں۔الحمدللہ
اس دوران 7 غیر احمدی ترک خواتین بھی اس پروگرام میں موجود تھیں جو ایک جگہ پر اتنی ساری متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کو دیکھ کر حیران تھیں۔ نومبایعات بہنوں نے ان مہمان خواتین کے پردہ اور قبول احمدیت کے بارہ میں سوالوں کے جوابات دیئے۔
ریفریشمنٹ کے بعد ایک بہن نے آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج اور صاحبزادیوں کے بارے میں ایک پریزنٹیشن پیش کی،اس کے بعد ایک سے زائد شادیاں کرنے کے بارے میں بہنوں نے ڈسکشن کی۔

مؤرخہ 3/اپریل بروز اتوار عمومی کاروائی کے بعد معلم مکرم مقصود احمد علوی صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں نماز، روزہ، جنازہ، دوسرے مذاہب، قرآن کریم اور استغفار کے بارے میں سوالات کئے گئے اور اللہ کے فضل سے بہنوں کے علم میں بہت اضافہ ہوا۔
پھر ایک نومبایع بہن جنہیں اللہ کے فضل سے سنگاپور اور ملیشیا کے جلسوں میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی نے اپنی خوبصورت یادوں کا تذکرہ کیا۔
آخر میں دعاؤں کے ساتھ یہ مجلس بخیر وخوبی اختتام کو پہنچی۔الحمدللہ۔

رپورٹ ریفریشر کورس شعبہ مال

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکرٹریات مال کی راہنمائی کیلئے مؤرخہ 23/اپریل 2016 کو یک روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں جرمنی بھر سے تقریباً 119 سیکرٹریات مال و ریجنل محاسبہ مال نے شرکت کی۔الحمدللہ
مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حدیث نبوی ﷺ کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔بعد ازاں شعبہ مال کی طرف سے مالی قربانی کے حوالہ سے ارشاد باری تعالیٰ ،احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پر مبنی ایک پریزینٹیشن پیش کی گئی۔
بعدہٗ نیشنل سیکرٹری صاحبہ مال نے ماہانہ و سہ ماہی رپورٹ فارم، سٹیٹمنٹ فارم پُر کرنے، گرانٹ اور بل بنانے کے طریق سے متعلق جُملہ حاضر سیکرٹریات کی راہنمائی کی۔ پروگرام کے آخر میں سوالات کا موقع دیا گیا۔

رپورٹ ریفریشر کورس معاون شعبہ واقفات نو

مؤرخہ 24/اپریل کو شعبہ مال کے ریفریشر کورس

کے ساتھ ہی معاونات شعبہ واقفات نو کے لئے بھی ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا جس میں جرمنی بھر سے تقریباً 109 معاونات واقفات نو نے شرکت کی۔

عمومی کاروائی کے بعد مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔اپنے خطاب میں مکرمہ صدر صاحبہ موصوفہ نے جُملہ حاضر معاونات واقفات نو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ واقفات بچیاں ہمارا مستقبل ہیں،اُن سے پیار محبت اور دوستی کا تعلق بنائیں اور اُنہیں سمجھائیں کہ وہ کیسے اپنے آپ کو جماعتی خدمت کیلئے پیش کرسکتی ہیں۔علاوہ ازیں یہ بھی توجہ دلائی کہ معاونات اس پروگرام کی معلومات صرف اپنے تک نہ رکھیں بلکہ جو بوجہ مجبوری اس ریفریشر کورس میں شامل نہیں ہوسکیں اُن تک بھی یہ معلومات پہنچائیں۔بعدازاں دُعا کروائی۔

دُعا کے بعد نیشنل معاون صدر شعبہ واقفات نو نے واقفات کی تجنید،حوالہ لیٹر اور تجدید سے متعلق ہدایات دیں اور پھر سوالات کے جوابات دیئے اور بتایا کہ جرمنی میں وقف نو بچوں کی کُل تجنید 6036 ہے جن میں 57% لڑکے اور 43% لڑکیاں ہیں۔پندرہ سال سے اوپر واقفات بچیوں میں سے 33% موصیات ہیں۔موصوفہ نے توجہ دلائی کہ ابھی بہت زیادہ گنجائش ہے اس لئے واقفات کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائیں۔

آخر میں Zusageformular (تجدید فارم)، ملازمت کرنے سے قبل خلیفۂ وقت سے اجازت حاصل کرنے،والدین اور واقفات کے ساتھ ایک شام رکھنے اور دس اکتوبر تک سالانہ جائزہ نصاب لینے سے متعلق امورزیرِ گفتگو رہے۔

گروپس سپورٹس اجتماعات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شعبہ صحت جسمانی کے تحت ماہ اپریل میں 13 رسٹیز اور ریجنز میں سپورٹس اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔اِسی طرح چار سٹیز (آفن باخ۔لانگن۔ہمبرگ۔فرینکفرٹ) میں تیراکی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔جن میں لجنہ ممبرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شعبہ ہذا کی ٹیم نے سپورٹس اجتماعات اور تیراکی کے مقابلہ جات اپنی زیرِنگرانی کروائے۔

نوٹ:اِس رپورٹ کی تیاری میں نیشنل شعبہ مال، نیشنل شعبہ تربیت برائے نو مبایعات اور معاون شعبہ واقفات نو نے معاونت کی۔

رپورٹنگ:لبنیٰ ثاقب

☆......☆......☆......☆

سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے چند پہلو

اللہ تعالیٰ سے محبت اور دعا کی قوت پر کامل یقین

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آپؓ کے کردار کا ایک نمایاں پہلو دعا پر کامل یقین اور اعتماد تھا۔جب بھی جماعت پر کوئی ابتلا آتا تو آپؓ بیت الدعا میں گھنٹوں دعا میں صرف فرماتے۔ میں نے ہجرت کے موقع پر کئی مرتبہ دیکھا کہ آپؓ جب بیت الدعا سے باہر تشریف لاتے تو آپ کی آنکھیں سرخ اور متورم ہوتیں۔

ایک اور واقعہ جس کا آج تک میرے دل و دماغ پر گہرا اثر ہے اور مجھے اس طرح لگتا ہے جس طرح کل کا واقعہ ہو کہ میں رات کو اپنے قادیان والے گھر کے باہر والے مردانہ حصہ کے صحن میں سویا ہوا تھا۔

گرمیوں کا موسم تھا کہ میری آنکھ دردناک دل ہلا دینے والی کرب میں ڈوبی ہوئی آواز سے کھل گئی اور مجھے خوف محسوس ہوا۔جب میں نیند سے پوری طرح بیدار ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تہجد کی نماز جو آپ حضرت اُمّ ناصر والے مکان کے اوپر والے صحن میں ادا فرما رہے تھے جس کی دیوار ہمارے گھر سے ملحقہ تھی،کی دردناک دعاؤں کی آواز تھی۔ میں نے غور سے سننے کی کوشش کی تو آپ بار بار **اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** کو اتنے گداز سے پڑھ رہے تھے کہ یوں معلوم دیتا تھا کہ ہانڈی اُبل رہی ہو، مجھے یوں لگا کہ آپ نے اس دعا کو اتنی مرتبہ پڑھا جیسے کبھی ختم نہ ہوگی۔اس رات کی یاد مجھے جب تک زندہ ہوں کبھی نہ بھولے گی۔“

(الفضل انٹرنیشنل 16 تا 22 فروری 1996ء)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین) حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں:

”آپ کو اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت تھی،اسلام کے لیے کتنی تڑپ تھی۔اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ لکھتی ہوں۔عموماً شادیاں ہوتیں،اور دولہا اور دولہن ملتے ہیں تو سوائے عشق اور محبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں۔آپؓ کی باتوں کا لب لباب یہ تھا کہ مجھ سے ایک طرح عہد لیا جا رہا تھا کہ میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عادت ڈالوں۔دین کی خدمت کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں۔بار بار آپؓ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے اور میں خود بھی اپنے والدین کے گھر سے یہی جذبہ لے کر آئی تھی۔“

(الفضل 25 مارچ 1966ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین) حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بے انتہا عشق تھا۔مجھے کبھی یاد نہیں کہ آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا اور آپؓ کی آواز میں لرزش اور آپؓ کی آنکھوں میں آنسو نہ آگئے ہوں آپؓ کے مندرجہ ذیل اشعار جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہے گئے ہیں آپؓ کی محبت پر روشنی ڈالتے ہیں:

مجھے اِس بات پر ہے فخر محمود
مِرا معشوق محبوبِ خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے
اسی سے میرا دِل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مِل کر ہم نے پایا
وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

(کلام محمود صفحہ 36، ایڈیشن مارچ 2002)

اسی طرح آپؓ کی مندرجہ ذیل تحریر بھی آپؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پر روشنی ڈالتی ہے:”نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔وہ کیا جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی۔وہ میری جان ہے۔میرا دل ہے۔میری مراد ہے۔میرا مطلوب ہے۔اس کی غلامی میرے لیے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برداری میرے لئے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے۔پھر میں کیوں اس کا قرب تلاش نہ کروں؟ میرا حال مسیح موعودؑ کے اس شعر کے مطابق ہے کہ:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(الفضل 26 مارچ 1966ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچوں سے حسن سلوک

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین) حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں:

”حضرت مصلح موعودؓ بے شک انتہائی طور پر مصروف رہتے تھے۔لیکن آتے جاتے مجلس میں بیٹھے کھانا کھاتے وقت اور بیوت الذکر میں آپؓ کی نیم وا نظریں بچوں پر پڑتی رہتی تھیں۔کپڑے ٹھیک پہنے ہوئے یا نہیں۔سر پر ٹوپی ہے یا نہیں؟ کوئی حرکت وقار کے خلاف تو نہیں؟ ملنے جلنے کا طریق اور طریق گفتگو پایۂ تہذیب سے گرا ہوا تو نہیں؟ لڑکوں کے متعلق بھی اور لڑکیوں کے متعلق بھی۔وہ بات جو سرسری نظر میں کسی دوسرے کو نظر نہ آتی تھی آپؓ کی نگاہ میں کھٹک جاتی تھی۔اور آپؓ کبھی سختی سے،کبھی نرمی اور شفقت سے،کبھی نصیحت کے رنگ میں اور کبھی اس طرح کہ گویا اس بچہ کو نہیں کہہ رہے بلکہ کسی دوسرے کو مخاطب ہو کر بات کرتے۔عقلمند بچہ ضرور سمجھ جاتا کہ اشارہ میری طرف ہے اور اس بچہ پر اچھی طرح واضح فرما دیتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے ایسا کام تمہیں نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ (ماہنامہ خالد دسمبر 1969)

ایک شفیق باپ

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتی ہیں کہ ”جس رات عرش معلیٰ پر آپؓ کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں ،میں ابا جان کے پاس کھڑی تھی۔دعا کر کے آئی تھی ،آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ابّا جان نے میری طرف دیکھا پہلے تو چاہا کہ پرے ہٹ جاؤں کہیں ابّا جان میرے چہرے کو دیکھ کر میری

Vol.18 Monthly Khadija Germany Issue-5.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat @ lajna.de

تکلیف کومحسوس نہ کریں اوران کا حد سے زیادہ محبت کرنے والا دل بے چین نہ ہوجائے۔مگرابا جان نے ٹکٹکی لگا کر مجھے دیکھا۔اوراس کے بعد ''ناصرہ'' کہا۔میرے قدم وہیں رک گئے۔میں نے اپنے امنڈتے ہوئے آنسوؤں پر قابو پایا اور کہا ''جی میں ہی ہوں۔'' کیا معلوم تھا کہ اس لمحہ کے بعد زندگی بھر آپؓ کے منہ سے اپنا پیار سے نکلا ہوا نام کبھی بھی سن نہ سکوں گی۔آپؓ کی محبت سے بھری ہوئی نظریں کبھی نہ پاسکوں گی۔ہوش آئی (تو) ایک بے انتہا محبت کرنے والا باپ دیکھا جو اپنی تمام مصروفیتوں، بے شمار کاموں اور لاتعداد ذمہ داریوں کے باوجود اپنا بے پناہ پیار اپنے بچوں کو دے رہا تھا، جس کے دن اور رات خدمت اسلام، خدمت قرآن اور خدمت انسان میں گزر رہے تھے۔مگروہ اپنے بچوں کے پیار، خاص طور پر لڑکیوں کے پیار میں اسوۂ نبویؐ کے مطابق کسی قسم کی کمی نہیں کر رہا تھا۔''

(ماہنامہ مصباح نومبر، دسمبر 1965ء) (از ''اخلاق محمودؓ'' صفحات 11,13,16,29,40، ایڈیشن جنوری 2011ء فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

نشان حقیقت کی آرزو

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
جو خلوص دل کی رمق بھی ہے ترے ادعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سر طور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصور ہے

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں

مجھے دیکھ رفعت کوہ میں مجھے دیکھ پستی کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں مجھے دیکھ شوکت شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن کبھی دیکھ گل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں

مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں

میرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں

(کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ از ''درعدن'' صفحہ 71,72 ایڈیشن 2002ء)

چند دلچسپ واقعات

بیعت کی برکت

حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ تو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بیعت کی ایک برکت یہ بیان فرماتے ہیں کہ نشوں سے نجات مل گئی۔

''پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔اجی! بے نفع ہوئے کیا میں دیوانہ ہوگیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اُٹھالیتا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈال دیتا۔کیا کہوں، کیا ہوا، مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں۔گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں، ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔اس نالائق کو تیس برس سے ایک قابل نفرت یہ بات بھی تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔بارہا دوستوں نے سمجھایا، خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست عادت پر قادر نہ ہوسکا۔حضرت مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو منہ نہیں لگایا۔

(رفقاءِ احمد جلد 14 صفحہ 56 بحوالہ روزنامہ الفضل 2 اگست 2013ء صفحہ 6)

دیہات کے ان پڑھ

میں مغربی پنجاب کے علاقے کے ایک شفاخانہ میں ابتدائی ملازمت کے زمانے میں متعین تھا۔کہ ایک دن ایک بڈھا شخص خاصا سفید پوش بظاہر سمجھدار میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ''مجھے اپنی لڑکی کے لئے کچھ مرہم درکار ہے۔'' میں نے لڑکی کا نام رجسٹر میں لکھ لیا۔پھر پوچھا کہ ''لڑکی کی عمر کیا ہے؟'' بڑی دیر تک سوچ سوچ کر آخر اُس نے کہا کہ ''اگر اس کی شادی ہوجاتی تو دو بچوں کی ماں بن جاتی۔'' میں نے ہنس کر کہا۔ ''کوئی بیس برس کی ہوگی؟'' کہنے لگا ''سائیں! ہم لوگ ان پڑھ ہیں حساب اور گنتی نہیں جانتے جو تیری مرضی ہو لکھ لے۔''

اسی طرح ایک بڈھا جو ستر سال سے کسی طرح کم نہ تھا، ایک دفعہ دوا لینے آیا۔جب میں نے اُس سے عمر پوچھی تو بے ساختہ کہنے لگا یہی کوئی پندرہ سولہ سال کا ہوں گا۔''

(آپ بیتی مصنف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ صفحہ 134,135)

ایک دلچسپ بات

صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ دختر صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ، والدہ صاحبزادہ غلام قادر شہید لکھتی ہیں۔

''امی جان، ابا جان کے سندھ جانے کے بعد رات کو استانی میمونہ صاحبہؓ، استانی زمانی صاحبہ اور آپا عائشہ وغیرہ کو اپنے پاس سلایا کرتی تھیں۔اس زمانے میں دارالسلام ایک طرح بالکل جنگل میں تھی۔پاس نواں پنڈ وغیرہ سکھوں کے گاؤں تھے۔اکثر چور آتے تھے۔امی کی عمر بھی چھوٹی تھی۔اس لئے ڈرتی تھیں۔سب کہانیاں سناتے، اور راتیں جاگتے گزر جاتی تھیں۔دارالسلام کے روشن دان تقریباً پانچ فٹ لمبے اور دو فٹ چوڑے تھے۔درمیان میں لوہے کی سیخ نہ ہوتی تو آدمی آسانی سے اندر اتر آتا۔اسی طرح کہانیاں سنی جارہی تھیں۔سنانے والی ذرا رُکی تو اوپر روشن دان سے آواز آئی۔ ''فیر (یعنی پھر)۔ یہ سننا تھا کہ سب کی چیخیں نکل گئیں، شور ڈالا۔چور بھاگ گیا۔چوکیدار آگیا۔سب جگہ تلاش ہوئی۔مگر کوئی ہاتھ نہ آیا۔صبح کو خوف دور ہوا۔تو یہ لطیفہ بن گیا ...فیر (پھر)۔'' (از سیرۃ وسوانح حضرت صاحبزادی سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا .دخت کرام۔صفحہ نمبر 303، 304 مصنفہ مکرم سید سجاد احمد صاحب)

مجھ پر رحم کیا جائے

چوہدری ظفراللہ خان صاحبؓ نے ایک بار وکلاء کی محفل میں یہ لطیفہ سنایا۔انہوں نے کہا ''جب میں نیا نیا وکیل بنا تو قتل کا ایک کیس (جہلم سے) میرے پاس آیا۔وہاں ایک لوکل رائے بہادر وکیل بھی میرے ساتھ تھا۔اس کیس کے واقعات یہ تھے کہ ملزم نے اپنے حقیقی باپ کو قتل کر دیا تھا۔سماعت کے دوران ایسی صورت حال پیدا ہوگئی کہ سیشن جج نے اچانک ایک دم ملزم کو کہہ دیا۔ ''بیان دو'' میں نے اور رائے بہادر نے یہ بات غلط سمجھی کہ عدالت کے سامنے ملزم کو کسی قسم کی ہدایت دی جائے کہ ''اس طرح سے بیان دو''۔گویا اب ملزم پر منحصر ہے کہ وہ اپنی عقل استعمال کرے۔جج کے کہنے پر وہ خاموش رہا۔جج صاحب نے پھر کہا ''آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں بے تکلفی سے کہیں۔'' وہ کہنے لگا: جناب والا! مجھے کیا کہنا ہے۔'' جج صاحب نے پھر کہا ''جو بھی کہنا چاہتے ہو۔'' ملزم بولا ''حضور میں اتنی عرض کروں گا کہ مجھ پر رحم کیا جائے کیونکہ میں یتیم ہوں۔''

(الفضل انٹرنیشنل صفحہ 9۔8 ستمبر 2000ء تا 14 ستمبر 2000ء)

☆......☆......☆......☆......☆